(مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنےوالے اس کو ضرور ملاحظہ کریں)

فتوائے جواز امامت مرید قادیانی میں ان حضرات کی دہوکھ بازی*

جون ۱۸۹۸ء میں ایک خط عبدالرحیم تار بابو ریلوے سٹیشن سرہند کا (جو اُس کے بعد سٹیشن کیسری متصل انبالہ میں متعین رہے) اس مضمون کا پہونچا کہ آپ چنیں وچناں منصب و درجہ کے عالم ہیں۔ اسلئے آپ کی خدمت میں **دو فتوے** بھیجتا ہوں اُن پر اپنے دستخط و مُہر ثبت فرماکر ان فتوونکو واپس فرماویں۔ ان میں سے **ایک سوال** کا یہ مضمون تھا کہ جو شخص خلاف سنت عمل نہیں کرتا۔ قرآن اور حدیث کے موافق عمل کرتا ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی سے بیعت ہے اُس کو نماز کے لئے پیش امام بنانا جائز ہے یا نہیں ؟

اس کا جواب میرے عزیز تلمیذ سید عبدالحفیظ مونگیری مقیم دہلی کے قلم کا لکھا ہوا یہ درج تھا۔ کہ جس کا عمل موافق کتاب و سنت کے ہے وہ لایق امامت ہے۔ صرف قادیانی کے مرید ہو جانے سے حکم فسق و فجور کا اسپر نہیں ہو سکتا۔ جب تک عقاید باطلہ پر مرزا کے نہ چلے۔ اس جواب پر حضرت شیخنا و شیخ الکل اور ان کے دو نو نبیرہ صاحب زادوں کی مُہر ثبت تھی۔

دوسرے فتوے کے سوال کا مضمون یہ تھا کہ جو شخص قرآن اور حدیث کے موافق عمل کرتا ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی سے بیعت ہے۔ اس سے نکاح خوانی کرانا جایز ہے یا نہیں ؟

اسکا جواب بھی عزیز عبدالحفیظ کی قلم کا لکھا ہوا یہ درج تھا کہ ہاں جائز ہے۔ منع پر اسکے کوئی وجہ پائی نہیں گئی۔ اسپر بھی حضرت شیخنا و شیخ الکل اور آپ کے دو نو صاحبزادوں کے

دستخط ثبت تھے۔

اِس سوال کا دوسرا جواب جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی قلم کا لکھا ہوا

یہ درج تھا کہ ایسے شخص کا نکاح پڑھا ہوا درست ہے اگر جملہ شرائط موجود ہوں۔ کیونکہ نکاح خوان کا مسلمان یا صالح ہونا بھی شرط نہیں اِس جواب پر مولوی عزیز الرحمن مولوی محمود علی صاحبوں وغیرہ علمائے دیوبند کے دستخط ثبت تھے۔

اِن دونو سوالونکا ایک اور جواب مولوی عبد العزیز صاحب بن مولانا علاؤ الدین صاحب مرحوم متوطن کوم ضلع لودھیانہ مقیم پٹیالہ کیطرف سے یہ درج کیا گیا تھا کہ جو شخص خلاف مذہب اسلام کوئی حرکت نہیں کرتا اور قرآن حدیث کے موافق عمل کرتا ہے اُسکے پیچھے نماز میں اقتدا کرنا یا اس سے نکاح خوانی کرانا جائز ہے۔ مرزا صاحب سے بیعت ہونا نکاح خوانی یا امام بنانے سے مانع نہیں ہے۔

اِس جواب پر اور جن نام کے مولویوں مدرسین انگریزی ہند کالج کے دستخط ثبت تھے اُنمیں سے مسلمان سُنی ایک بھی نہیں ہے سب کے سب مرزائی مرزا قادیانی کے مرید یا معتقد تھے۔ اور پٹیالہ کے مشہور و معروف مفتی مولوی محمد اسحٰق صاحب سلمہ کے دستخط اُسپر نہ تھے۔

اِن فتوؤنکو پڑھکر خاکسار کو سخت تعجب پیدا ہوا کہ میری عزیز مفتی اوّل اور دیگر حضرات کبار اہل تصدیق و افتاء نے صرف بیان سائل اور سوال کے الفاظ پر جواز کا فتوی لگا دیا۔ اور اِس سوال کے موقعہ و محل و نتیجہ کی طرف توجہ کو منعطف نفرمایا پھر خاکسار نے ان سوالات کے محل و موقعہ و نتیجہ کو پیش نظر رکھکر اُنکا صحیح جواب تحریر کر کے اُن ہی حضرات (حضرت شیخنا و شیخ الکل اور مولانا رشید احمد صاحب اور بواسطہ اُنکے علمائے دیوبند اور بواسطہ حاجی گل محمد صاحب ساکن پٹیالہ مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب ساکنان پٹیالہ) کی خدمات میں ارسال کیا۔ اور اُن حضرات اور علماء لاہور۔ امرتسر۔ وغیرہ کے پاس بھی بھیجدیا تو خدا کے فضل و توفیق سوا ازانجملہ مولوی عبد العزیز صاحب مقیم پٹیالہ نے تو اس جواب سے (جو اُن دہوکہ باز مرزائیوں نے میری پاس بھیجوایا تھا) صاف انکار کیا۔ اور اُسکو اُن ہی حضرات نائبین قادیانی کی جعلسازی قرار دیا چنانچہ حاجی گل محمد صاحب اپنے خط ۱۰ ستمبر ۱۸۹۸ء میں لکھتے ہیں "جناب مخدوم

مکرم مولوی محمد حسین صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بجواب سامی نامہ مکلف خدمت ہوں کہ جناب کا خط مولوی عبدالعزیز صاحب کو بجنسہ رحیم بخش گھڑیساز کی دکان پر ملاحظہ کرایا گیا - بجواب اسکے انہوں نے فرمایا کہ نکاح خوانی کے فتوے کی مجھکو کچھ خبر نہیں وہ فتوے میری پاس آیا اور نہ میں نے اسپر مہر کی الراقم نیاز مند گل محمد ۱۰ ستمبر ۱۸۹۸ء

اور باقی حضرات نے کمال فراخ دلی اور بلند حوصلگی سے اپنے ان فتووں سے رجوع کیا - اور سلف امۃ اکابر ائمہ کی اس سنت قدیمہ پر کہ انہوں نے بعض مسائل میں اپنے اقوال سے رجوع فرما کر اپنے شاگردوں کے اقوال کو اختیار و پسند فرمایا تھا عمل کر دکھایا - اور دوسرے علماء نے جن کے پاس یہ فتوی پہونچا اُس کو تصدیق فرمایا -

ذیل میں اپنے اُس فتوی اور اُن سوالات کے صحیح جواب اور اُن حضرات کی تصدیق و تائیدات کو نقل کیا جاتا ہے - اسکے بعد ان سوالات کے محل موقعہ اور اس فتوے کے نتیجہ سے ناظرین کو مطلع کیا جائیگا - انشاء اللہ تعالے -

سوال اوّل - کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص خلاف سنت عمل نہیں کرتا قرآن اور حدیث کیموافق عمل کرتا ہے - اور مرزا صاحب قادیانی سے اُس کی بیعت ہے - اُسکو نماز کے لئے پیش امام بنانا شرع شریف میں جائز ہے یا نہیں ؟

سوال دوم - ایسے شخص سے نکاح خوانی کرانا جائز ہے یا نہیں - ؟

راقم سراج الدین از خانپور -

الجواب

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ کفریہ و بدعیہ اُسکی کتابوں اور اشتہاروں میں درج ہیں جو غالباً اُسکے ہر ایک مرید کے پاس موجود ہیں - اور اُن ہی اعتقادات کی وہ اپنے مریدوں کو تلقین کرتا ہے - از انجملہ چند اعتقادات اُسکی کتابوں سے بطور تمثیل نقل کئے جاتے ہیں -

(۱) حضرت مسیح بن مریم فوت ہو چکے ہیں - لہذا آنیوالا اور موعود مسیح یہی مرزا قادیانی ہے (یہ عقیدہ اُسکی اکثر کتابوں - فتح اسلام - توضیح مرام - ازالہ اوہام - وغیرہ میں درج ہے -

(۲) یہی امام مہدی ہے جس کے آنے کی حدیثوں میں خبر ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۸۔ حجۃ اللہ صفحہ ۲۹۔ سر الخلافہ صفحہ ۲۹ و ۵۲)۔

(۳) یہی وہ رسول احمد ہے جس کی بشارت قرآن مجید میں سورہ صف میں حضرت عیسے علیہ السلام کے اس قول میں منقول ہو ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد اور رسالت ہنوز ختم نہیں ہوئی۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳) وغیرہ۔

(۴) حضرت عیسے بن مریم کے وہ معجزات جو قرآن مجید میں مذکور ہیں کہ وہ مُردہ کو زندہ کرتے مٹی سے پرند بناتے۔ کوڑہی اور اندہے کو اچھا کرتے۔ وہ سب از قسم شعبدہ بازی و عمل مسمریزم تھی قادیانی اس عمل کو مکروہ وقابل نفرت نہ جانتا تو ان کاموں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۵ و ۳۰۹)

(۵) (۱) دجال سے جسکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور پہلے نبیوں نے خبر دی) مراد پادری لوگ ہیں۔ (۲) خر دجال سے ریل گاڑی مراد ہے۔ جسپر وہ خود بھی سوار ہوا کرتا ہی) (۳) دابۃ الارض سے علماء وقت مراد ہیں۔ (۴) یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں۔ ان حقایق کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ تھی۔ جو قادیانی کو ہوئی۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۹) وغیرہ۔

(۶) حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھنا اور اُن کے آنے کا منتظر رہنا مشرکوں کا اعتقاد ہے۔ وغیرہ وغیرہ (اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء)

(۷) دوزخ و بہشت اور انکے آلام ونعیم کا خارجی وجسمانی وجود نہیں ہی۔ بلکہ صرف ظلی و مثالی وجود ہے۔ جو انسان کی روحانی حالتوں کے اظلال و آثار ہونگے۔

(دیکھو لکچر† مرزا قادیانی رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب کے صفحہ ۱۲۸ میں اور اخبار مخبر دکن ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۲۸ میں)

† اصل عبارت مرزا قادیانی یہ ہے "اب خلاصہ کلام یہ ہو کہ قرآن شریف کے رو سے دوزخ اور بہشت دونو اصل میں انسان کی زندگی کے اظلال و آثار ہیں۔ وہ کوئی ایسی نئی جسمانی چیز نہیں ہے جو دوسری جگہ سے آوے۔ یہ سچ ہے کہ وہ دونو جسمانی طور سے متمثل ہونگے۔ مگر وہ اصل روحانی حالتوں کے اظلال و آثار ہوں گے

اِن عقائد کی نظر سے علماء پنجاب و ہندوستان نے مرزا قادیانی کی حق میں فتوے لگایا ہی (جو رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۳ میں چھپکر شائع ہوا ہے) کہ یہ شخص اُن عقاید و خیالات کے سبب اسلام سے خارج ہے۔ اور مبتدع و گمراہ ہے مسلمان اس سے احتراز اختیار کریں۔ نہ اسکو سلام کریں نہ دعوت مسنون میں بلائیں۔ اور نہ اُسکے پیچھے نماز میں اقتدا کریں۔ اور اگر اِن ہی عقاید پر مر جائے تو اُسکا جنازہ نہ پڑہیں۔

اس فتویٰ کے رو سے جو شخص اُن اعتقادات قادیانی کو جانکر اور سنکر اُسکو ولی اور بزرگ خیال کرے اور اس اعتقاد کے ساتھ اسکی بیعت و مریدی اختیار کرے وہ بھی قادیانی کی مثل گمراہ و مبتدع ہے مسلمان کو جائز نہیں کہ ایسے شخص کو نماز میں پیش امام بنائیں۔ یا اپنی مجلس نکاح میں اُس کو نکاح خوان بناکر جگہ دیں۔ اور اس کی عزت کریں۔ جو مسلمان ایسا کرے گا وہ بحکم احادیث ذیل مورد لعنت ہوگا۔ اسلام کا ڈہانیوالا۔ صحیح بخاری میں ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دے۔ اُسپر خدا کی اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کے فرض قبول ہوں گے نہ نفل۔ اور بیہقی سے مشکوۃ میں روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اہل بدعت کی توقیر کی اُس نے اُس کو اسلام کے ڈہانے میں مدد دی۔

اس مرید قادیانی کی نسبت جو سوال میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن اور حدیث کیموافق عمل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶) ہم لوگ ایسے بہشت کے قایل نہیں ہیں جو صرف زمین میں جسمانی طور پر درخت لگائے گئے ہوں۔ اور نہ ایسے دوزخ کے قائل ہیں جس میں درحقیقت گندہک کے پتھر ہیں۔ بلکہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت و دوزخ انہیں اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے۔

کرتا ہی اور اُنکا خلاف نہیں کرتا یہ محض غلط ہی - اور اس سے مجیب و مفتی کو مغالطہ دینا مقصود سائل معلوم ہوتا ہے، وہ اس سے بڑہ کر خلاف قرآن اور حدیث کا کیا کریگا کہ اُسنے ایک ایسے سخت گمراہ کی بعیت کی اور ان عقائد باطلہ کفریہ بدعیہ کی ساتھ اُسکو بزرگ اور ولی جانا - اگر وہ عقائد مذکور قادیانی کو گمراہی و بدعت جانتا ہی تو پھر وہ اس گمراہ کا مرید کیوں ہوا - اور اگر وہ ان عقائد قادیانی سے بیخبری کی وجہ سے اُسکی دام بعیت میں پھنس گیا ہی تو اب وہ اُس بعیت کو فسخ کیوں نہیں کرتا - اور اُسکو خیرباد کیوں نہیں کہتا - اور اگر وہ بھی اُن عقائد قادیانی کا معتقد ہے اور اُن عقائد کو برحق جانتا ہے - تو ان عقائد کیساتھ اسکا کوئی عمل نماز روزہ وغیرہ (گو بظاہر قرآن اور حدیث کیموافق نظر آتا ہو -) مقبول نہیں ہے بحکم احادیث مذکور و دیگر احادیث کثیرہ کہ از انجملہ ایک یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دین میں ایسی نئی بات نکالے جو اُسمیں سے نہو وہ اسی کیطرف پھیری جائیگی - یعنے قبول نہ ہوگی -

وازانجملہ حدیث صحیح بخاری ہی جو خوارج اہل بدعت کے حق میں وارد ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی ھذہ الامۃ قوم تحقرون صلوتکم مع صلوتھم یقرؤن القرآن لا یجاوز حلوقھم او حناجرھم یمرقون من الدین کمرق السھم من الرمیۃ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اس امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو تھوڑا سمجھوگے - یعنے اُن کی نمازیں بظاہر تمہاری نمازوں سے زیادہ ہونگی - وہ قرآن پڑہیں گے جو اُن کے حلق سے متجاوز نہ ہوگا یعنی محل قبولیت کو نہ پہونچے گا - وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے - اس قسم کی احادیث اور بہت ہیں جنسے ثابت ہی کہ کوئی عمل نماز پڑھنا تلاوت کرنا وغیرہ مقبول نہیں - جبتک اعتقاد بدعت سے پاک نہو - لہذا مسلمانوں کو جائز نہیں کہ ایسے گمراہ کو امام بنائیں - یا اُس کو نکاح کی مجلس میں بلا کر عزت دیں - اور اس سے نکاح خوانی کرائیں - بالجملہ قادیانی کے مرید

رہنا اور مسلمانوں کا امام بننا دونو باہم ضدین ہیں - جمع نہیں ہوسکتیں -

راقم ابوسعید محمد حسین عفی عنہ

الجواب صحیح اور جو جواب پہلے یہاں عبد الحفیظ کی قلم سے لکھا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے - فقط

راقم محمد نذیر حسین -

یہ جواب صحیح ہے جس کے یہ عقائد ہیں اُس کو اور اُسکے اتباع کو امام بنانا اور اُن سے نکاح پڑہوانا حرام ہے - اگرچہ انعقاد نکاح ہوجاتا ہے - کیونکہ اس میں اُن کی توقیر ہے اور توقیر ایسے بیدینوں کی حرام ہے اور قبل اسکے جو بندہ نے فتوے جواز نکاح کا دیا ہے اُس سے مراد صحت نکاح ہے مگر قاضی بنانا اُسکا ہرگز جایز نہیں پہلے فتوے میں اِس امر سے ذہول رہا - صرف اس کا جواب دیا گیا کہ نکاح درست ہوجایگا - فقط واللہ اعلم -

بندہ رشید احمد عفی عنہ

واقعی اگر وہ مرید قادیانی کا عقائد باطلہ میں شریک قادیانی کا ہے - اور عقیدہ اس کا مثل عقیدہ قادیانی ہے تو امام بنانا اس کا حرام ہے - اور اُس سے نکاح خوانی کرانا حرام ہے اور اس مرید کا بیعت قادیانی کو فسخ نکرنا دلیل استحسان عقائد قادیانی ہے - اِس صورت میں وہ مثل قادیانی ہے - اور امام بنانا اُسکا روا نہیں - اور نکاح اُسکا پڑہا ہوا اگرچہ منعقد ہوجاتا ہی لیکن اُسکو نکاح خوان بنانا جس میں اُسکی تعظیم پائی جاتی ہے درست نہیں - فقط واللہ تعالی اعلم

کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی

مہر: وتوکل علی العزیز الرحیم

الجواب صحیح

محمد منفعت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح

بندہ محمد محمود عفی اللہ عنہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

عبد الجبار غزنوی عفی عنہ

الجواب صحیح

ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ

جو شخص ثابت ہو کہ واقعی وہ قادیانی کا مرید ہے۔ بلا کسی شرط اور حیثیت کے اُسکو امام بنایا اُس سے نکاح خوانی کرانا یا اُس سے رشتہ مناکحت کا رکھنا ناجائز ہے۔

ابو عبید احمد اللہ عفی عنہ امرتسری

یہ جواب جو علمائے عظام نے لکھا ہے بالکل ٹھیک اور بہت درست ہے۔ اور جسکی نسبت لکھا گیا ہے کہ عامل قرآن و حدیث ہے اور مرزا کا مرید ہے غلط ہے۔ جو مرزا کے مرید ہیں سب قرآن و حدیث کے مخالف ہیں۔ ایسے خبیث کی امامت جائز نہیں ہے۔

راقم العائذ باللہ المستعان محمد علی واعظ عفا عنہ الرحمٰن

الجواب صحیح مولوی رشید احمد صاحب کے جواب سے میں متفق ہوں اور قبل ازیں اُسکے قریب قریب ایک مستقل فتوے لکھ چکا ہوں۔ محمد اسحاق عفی عنہ مفتے پٹیالہ

این جواب صحیح است وحق صاف وصریح است۔

محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور

الجواب صحیح

غلام احمد مدرس اوّل مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح

عبد اللہ مدرس ثلث مدرسہ نعمانیہ لاہور

اقوال اور عقائد مندرجہ جواب محولہ کتب مرزا قادیانی برخلاف عقائد اسلام ہیں۔

غلام محمد البگوی امام مسجد شاہی لاہور

آیا تو ان افعال کی تشریح ہوگی انشاء اللہ تعالے معذرۃ الیٰ ربکم ولعلہم یتقون۔